

82536-قیام اور قبلہ رخ ہونے سے عازم ہونے کی حالت میں ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنا

سوال

میں امارات سے تعلق رکھتی ہوں رمضان المبارک میں بذریعہ ہوائی جہاز عمرہ کے لیے گئی اور واپس اپنے ملک آتے ہوئے فلاٹ فبر سے قبل تھی، وقت مقررہ پر عملے کے ارکان نے سحری ختم ہونے کا اعلان کیا کہ فجر کا وقت ہو چکا ہے، تو میں نے نگاہ دوڑائی کہ نماز فجر کیاں پڑھوں کیونکہ یہ نینگ سے قبل ہی سورع طوع ہو چکا ہوا، لہذا اہدابری کے علاوہ کمیں بھی نماز ادا کرنے کی جگہ نہ تھی، جو کہ ایک عورت کے لیے مناسب نہ تھا، اور مجھے لیٹرین جانے کی ضرورت بھی تھی (میں نے ہواروک رکھتی تھی) لیکن رش کی بنا پر لیٹرین نہ جاسکی، اچانک میں نے دیکھا کہ مشرق کی جانب افون میں نارنگی رنگ کی سرخی ہو رہی تھی تو میں نے جلدی سے اپنی سیٹ پر بیٹھے بیٹھے ہی تکمیر کہ نماز شروع کر دی، میرا غالب خیال یہی ہے کہ قبل ہماری پھٹکی جانب تھا کیونکہ ہم مشرق کی جانب سفر کر رہے تھے، میں باوضوءِ صحیح تو کیا میری اس حالت میں نماز صحیح تھی یا نہیں، یا مجھے کیا کرنا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

اول:

فرضی نماز میں قیام اور قبلہ رخ ہونا نماز کے ارکان میں شامل ہوتا ہے، بغیر کسی عذر ان دونوں کے بغیر نماز صحیح نہیں، اور اس میں اہل علم نے جو معتبر عذر بیان کیے ہیں، ان میں یہ شامل ہے کہ اگر کوئی شخص ہوائی جہاز میں سفر کر رہا ہو اور نماز کا وقت نکل جانے کا خدشہ ہو اور وہ نماز ایسی ہو جو اس سے پہلی یا بعد والی نماز کے ساتھ جمع بھی نہ ہو سکتی ہو، اور نمازی قیام اور استقبال قبلہ سے بھی عازم ہو

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایک شخص ہوائی جہاز میں سفر کر رہا ہے اور اسے قبلہ کے رخ کا بھی علم نہیں، یہ علم میں رکھیں کہ کسی کو بھی قبلہ رخ کا علم نہیں اور اس شخص نے نماز ادا کر لیکن اسے علم نہیں کہ آیا اس نے قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کی ہے یا کسی اور رخ کی طرف، تو کیا اس طرح کی حالت میں اس کی نماز صحیح ہو گی یا نہیں؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"ہوائی جہاز کا مسافر اگر نفلی نماز ادا کرنا چاہے تو جس طرف جہاز کا رخ ہوا سی طرف رخ کر کے نماز ادا کر سکتا ہے، اور اس میں قبلہ رخ ہونا لازم نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ کی سفر میں آپ کی سواری جس طرف بھی جا رہی ہوتی نماز ادا کر لیتے، لیکن فرضی نماز میں قبلہ رخ ہونا ضروری ہے، اور اگر ممکن ہو تو کوع و سجود بھی ضروری ہے، اس بنا پر جو شخص بھی ہوائی جہاز میں ایسا کر سکتا ہو تو وہ ہوائی جہاز میں نماز ادا کر لے، اور اگر وہ شخص ہوائی جہاز میں ہے اور ایسی نماز کا وقت ہو گیا جو بعد والی نماز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہو مثلاً: اگر ظہر کی نماز کا وقت ہو جائے تو وہ اس میں تاخیر کر کے نماز ادا کر لے، یا پھر نماز مغرب کا وقت ہو جائے اور وہ ہوائی جہاز میں ہو تو اسے عشاء کی نماز کے ساتھ جمع کر لے۔

اگر ہوائی جہاز میں قبلہ کا رخ بتانے کی علامت نہ ہو تو اس کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ وہ عملہ کے ارکان سے قبلہ کا رخ معلوم کرے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس کی نماز صحیح نہیں" انتہی۔

ماخوذ از: مجلہ الدعوة (عربی) عدد نمبر (1757) صفحہ نمبر (45).

مستقل فتویٰ کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر میں ہوائی جاز میں سفر کر رہا ہوں اور نماز کا وقت ہو جائے تو کیا میرے لیے ہوائی جاز میں نماز ادا کرنی جائز ہے یا نہیں؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"اگر دوران فلاست نماز کا وقت ہو جائے اور کسی ائرپورٹ پر فلاست یعنی نکلنے سے قبل نماز کا وقت نکل جانے کا خدشہ ہو تو علماء کرام کا اجماع ہے کہ وہ بقدر استطاعت رکوع و سجود اور قبلہ رخ ہو کر نماز ادا کریں گا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

[تَوَمَ اللَّهُ تَعَالَى كَأَنْقُوِي إِيمَنِي إِسْتِطاعَتْ كَمَطَابِقِ اخْتِيَارَكُو]۔ التبا بن (16)۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے:

"جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو تم اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1337)۔

لیکن اگر اسے علم ہو کہ فلاست نماز کا وقت نکلنے سے قبل یعنی نکل جائیگی اور اتنا وقت باقی بچے گا کہ نماز ادا ہو سکتی ہو، یا پھر وہ نماز بعد والی نماز کے ساتھ جمع ہو سکتی ہو مثلاً ظہر کی نماز عصر، اور مغرب کی نماز عشاء کے ساتھ، یا اسے یہ علم ہو کہ دوسری نماز کا وقت نکلنے سے قبل ہوائی جاز ارتजایکا اور نماز کی ادائیگی کے لیے وقت بچ جائیگا تو جسموراہ علم ہوائی جاز میں نماز ادا کرنے کے جواز کے قابل ہیں کیونکہ وقت شروع ہونے کے بعد حسب استطاعت نماز ادا کرنے کا امر و جوب کے لیے ہے، جیسا کہ بیان ہو چکا ہے، اور صحیح بھی یہی ہے "انتہی"

دیکھیں: فتاویٰ للجیمه الدائمة للبحوث العلمية والافية (120/8)۔

کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:

کیا ہوائی جاز میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی قدرت کے باوجود شرم کی بنا پر بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

اگر قیام کی قدرت رکھتا ہو تو ہوائی جاز وغیرہ میں بیٹھ کر نماز ادا کرنی جائز نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا عمومی فرمان ہے:

[أَوْرَثَمَ اللَّهُ تَعَالَى كَلَمَ كَلَمَ رَبَّكَو]۔ البقرۃ (238)۔

اور عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا:

"تم نماز کھڑے ہو کر ادا کرو، اور اگر استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر، اور اگر استطاعت نہ ہو تو پہلو کے بل"

نسانی کی صحیح مند کے ساتھ روایت میں درج ذیل الفاظ زیادہ ہیں:

"اگر استطاعت نہ ہو تو لیٹ کر" انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ الجمیع الدائمة للجوث العلمیہ والافاء (126/8).

دوم:

علمارت و پاکیزگی نماز صحیح ہونے کی شرط میں شامل ہے، آپ نے نماز باوضوء ادا کی ہے اس لیے ان شاء اللہ آپ کی نماز صحیح ہے، لیکن صرف اتنا ہے کہ پیشاب اور پاخانہ یا ہوا شدید ہو تو اسے روک کر نماز ادا کرنی مکروہ ہے، کیونکہ یہ نماز کے خشوع و خنوع اور دل لگا کر نماز ادا کرنے پر اثر انداز ہوتا ہے، لیکن ان شاء اللہ نماز صحیح ہے۔

اور اپر جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس کی بنی پر جواب کا خلاصہ یہ ہو اکہ :

اگر تو آپ نے قیام اور استقبال قبلہ عازم ہونے کی بنی پر ترک کیا تو آپ کی نماز صحیح تھی، اور اگر قیام اور استقبال قبلہ کرنا ممکن تھا لیکن آپ نے ترک کر دیا تو آپ کی نماز صحیح نہیں، آپ کو اب دوبارہ ادا کرنا ہو گی۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کا عمرہ قبول فرمائے، اور سوال کرنے کی حرص پر آپ کو جزاۓ خیر عطا فرمائے۔

واللہ اعلم۔